افریقہ

کیتھولک مذہبی رہنماؤں کو تشویش ہے کہ "ان کے لوگ دوسرے مذاہب اختیار کرتے جارہے ہیں۔"

ایک کیتھولک مناد جناب فرانسس کچانا نے کیتھولک مذہبی رہنماؤں پر زور دیا ہے کہ وہ کنارے پر بیٹھ کر نظارہ نہ کریں، بلکہ بائبل کی اشاعت و تبلیغ کے لیے سرگرمی سے کام کریں۔ اس سے پہلے کہ کیتھولک چرچ سے وابستہ لوگ پینٹے کوسٹل چرچوں میں شامل ہوجائیں۔

جناب فرانسس کچانا روم میں قائم شدہ ادارے International Catholic Programme of Evangelization [بین الاقوامی کیتھولک پروگرام برائے تبشیر] کی جاری کردہ تحریک "عشرۂ تبشیر ۲۰۰۰ء" کے ایک رکن ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مالٹا، یوگنڈا، جنوبی افریقہ، کینیا، تنزانیہ، سسلی اور روم میں اپنے تبشیری تجربے کی روشنی میں وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کیتھولک چرچ سے لوگ نکل کر دوسرے مذاہب میں داخل ہورہے ہیں۔

جناب کچانا نے جو کینیا میں پیدا ہوئے ہیں، کہا ہے کہ کیتھولک مذہبی رہنماؤں کا رویّہ ہے کہ عام آدمی کو تبشیر میں حصہ نہیں لینا چاہیے اور وہ خود فعّال اور متحرک تبشیری مہم میں خوش نہیں ہیں۔"

جناب کچانا کے الفاظ میں "ان کا اپنا اور ان کے کئی شرکائے کار کا تجربہ مایوسی اور ذہنی پریشانی کا باعث ہے۔ کیتھولک مذہبی رہنما ابھی تک پرانے انداز اپنائے ہوئے ہیں۔ اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہیں کہ لوگ ان کے پاس آئیں گے۔ وہ خود جاکر پھل سمیٹنا نہیں چاہتے۔" اپنی تنقید کا ہدف متعین کرتے ہوئے جناب کچانا نے کہا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں "تبشیری جدوجہد" کے دوران میں کئی لوگ مسیح کے بارے میں باخبر ہونے اور مابعد رہنمائی کے نتیجے میں اپنے مذہب کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

جناب کچانا کا کہنا ہے کہ "مبشّرین جب اپنا فریضہ انجام دے لیتے ہیں تو انہیں بالقوہ نو مسیحیوں کو متعلقہ چرچوں کے حوالے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان بالقوہ نو مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔" انہیں ایک دینی معلم کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں تعلیم دے اور بالآخر ایک مذہبی پیشوا کی جو انہیں بپتسمہ دے اور ایک بشپ کی جو ان کے ایمان کی تصدیق کرے۔

جناب کچانا نے بتایا ہے کہ "جب عام مبلّغ تبشیری کام کررہے ہوتے ہیں تو نظریاتی طور پر

مذہبی پیشوا کو موجود ہونا چاہیے لیکن ہم تنہائی محسوس کرتے ہیں کیوں کو مذہبی پیشوا ہمارے ساتھ نہیں ہوتے، حالانکہ ہمیں راہبات سمیت پورے چرچ کا تعاون درکار ہوتا ہے۔"

جناب کچانا نے مزید بتایا ہے کہ جب انہیں "عشرۂ تبشیر ۲۰۰۰ء" کی ٹیم کے ساتھ پوپ کو سننے کا موقع ملا تو بطور مبشّران کا حوصلہ بہت بلند ہوا۔ پوپ نے متیٰ کے باب ۲۸ کی آیات ۱۸ تا ۲۰ کا حوالہ دیا کہ "جاؤ! پوری دنیا میں پھیل جاؤ۔" (رپورٹ: "اے۔ پی۔ ایس نیوز بلیٹن" بحوالہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر، اگست ۱۹۹۲ء)

ایشیا

انڈونیشیا: سرکاری ضابطے سے چرچ کی ترقی رک گئی ہے۔

انڈونیشیا میں لوتھرن چرچ کے رہنماؤں نے ایک حکومتی ضابطے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے جس سے گرجا گھروں کی تعمیر میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ "دو لاکھ افراد (لوتھرن) پر مشتمل انڈونیشیا کرسچن چرچ کے صدر، ریور نڈہارلین سِمان گن سونگ نے چند ماہ پہلے جریدہ Asian Lutheran کو بتایا کہ انڈونیشیا میں مزید گرجا گھر تعمیر کرنے کی ضرورت ہے لیکن سرکاری ضابطے کے مطابق کسی گرجا گھر کی تعمیر سے پہلے سرکاری منظوری کے ساتھ ساتھ چالیس مقامی خاندانوں کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ اس ضابطے نے تعمیری عمل کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔"

جناب سِمان گن سونگ نے بتایا کہ "اکثر ایسا ہوتا ہے ایک یا دو افراد کے اعتراض پر نئے گرجا گھر کی تعمیر روک دی جاتی ہے، چاہے حکومت پہلے سے اس کی باقاعدہ اجازت ہی کیوں نہ دے چکی ہو۔" "یہ ضابطہ پنج شِلا یا قومی دستور کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔ قومی دستور میں عیسائیت سمیت تمام مذاہب پر عمل کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ انڈونیشیا کی آبادی ساڑھے سترہ کروڑ ہے اور آبادی کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ۲۲ لاکھ لوتھرن ہیں جو انڈونیشیا میں آٹھ مختلف تنظیموں سے تعلق رکھتے ہیں۔

"دو لاکھ ۲۶ ہزار ارکان پر مشتمل (لوتھرن) کرسچن پروٹسٹنٹ چرچ کے جنرل سیکرٹری نے کہا کہ ان کے چرچ کو بھی یہی مسئلہ درپیش ہے۔ غالب اکثریت کی قریبی مسلم آبادیاں گرجا گھروں کی تعمیر کی مخالفت کرتی ہیں۔"

"چرچ رہنماؤں نے گزشتہ جنوری میں ایک قومی اجلاس میں اس سرکاری ضابطے پر ان سرکاری افسروں کے سامنے اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا جو مذہبی معاملات کے ذمہ دار ہیں، تاہم جناب سِمان گن